بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

’ایک ہیرا تھا جو ہم سے جدا ہو گیا ہے‘

عزیزم سیّد طالع احمد شہید کے درخشندہ اوصاف کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 03؍ ستمبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ دنوں ہمارے ایک بہت ہی پیارے بچے اور واقفِ زندگی عزیزم سیّد طالع احمد ابن سیّد ہاشم اکبر کی گھانا میں شہادت ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 23 اور 24 اگست کی درمیانی شب ایم ٹی اے کی تین رکنی ٹیم غانا کے ناردرن ریجن میں ریکارڈنگ کر کے کماسی آرہی تھی کہ راستے میں سوا سات بجے کے قریب ڈاکوؤں کی فائرنگ سے عزیزم سیّد طالع احمد اور عمر فاروق صاحب زخمی ہو گئے۔

سیّد طالع احمد محترمہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ اور سیّد میر محمد احمد صاحب کے نواسے، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے پڑنواسے اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کے پڑپوتے تھے۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ حضرت اماں جانؓ کے چھوٹے بھائی تھے اس لحاظ سے ان کا سلسلہ حضرت اماں جانؓ سے ملتا ہے اور پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ سے رشتہ قائم ہوتا ہے۔ مرحوم مرزا غلام قادر شہید کے داماد بھی تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی اور تحریکِ وقفِ نَو میں شامل تھے۔

انہوں نے بائیو میڈیکل سائنس میں ڈگری حاصل کرنے کے بعد جرنلزم میں ماسٹرز کیا تھا۔ 2013ء میں زندگی وقف کی اور پھر مختلف دفاتر میں کام کرنے کے بعد 2016ء میں ایم ٹی اے نیوز میں کل وقتی تقرری ہوئی جہاں انہوں نے دستاویزی فلمیں بنائیں اور ہفتہ وار پروگرام This week with Huzur کی تو انہوں نے ہی طرح ڈالی تھی۔ اپنی مقامی جماعت اور پھر خدام الاحمدیہ کے تحت بھی خدمات کا موقع ملا۔

عزیزم طالع کو معیار کے مطابق اپنا کام ختم کرنے کا غیر معمولی جوش تھا جس کے لیے وہ کسی خطرے کی پروا نہیں کرتے تھے۔ ان کے شہادت کے واقعے سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ ٹمالے کے زونل مشنری کے مطابق انہیں رات کو سفر کرنے سے احتیاط کا مشورہ دیا گیا تھا تاہم انہوں نے وقت کی تنگی اور بہت سے کام کی وجہ سے یہی مناسب سمجھا۔ جماعتی املاک اور وقت کی اتنی قدر تھی کہ راستے میں بھی لیپ ٹاپ پر اپنا کام کر رہے تھے کہ Mpaha جنکشن کے قریب ڈاکوؤں نے گاڑی پر فائرنگ کر دی۔ آپ کی کمر پر گولی لگی اور بہت سا خون بہ گیا۔ پہلے پولی کلینک میں ان کی میڈیکل ٹریٹمنٹ ہوئی اور پھر ٹمالے ٹیچنگ ہسپتال جاتے ہوئے راستے میں واقعہ کے تقریباً ساڑھے چار گھنٹے کے بعد ان کی وفات ہو گئی۔

عمر فاروق صاحب کہتے ہیں کہ طالع کا سر میری ران پہ تھا اور وہ بار بار مجھ سے یہی پوچھتے تھے کہ کیا ہمارے اس واقعے کی حضورِ انور کو اطلاع ہو گئی ہے۔ خون ضائع ہو جانے اور حد درجہ تکلیف کے باوجود ہسپتال جاتے ہوئے انہوں نے اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ فائرنگ کے دوران میں نے لیپ ٹاپ اور دوسری قیمتی اشیا گاڑی کی پچھلی نشستوں کے نیچے دھکیل دی ہیں، وہاں محفوظ ہیں انہیں نکال لینا۔ اس قدر زخمی ہونے کے باوجود انہیں جماعتی اموال اور تاریخ کے محفوظ ہونے کی فکر تھی۔ عمر فاروق صاحب کہتے ہیں کہ راستے میں بار بار مجھے کہتے کہ

Tell Huzur that I love him and tell my family that I love them.

حضورِ انور نے فرمایا کہ ایک ہیرا تھا جو ہم سے جدا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو خلافت کے وفا شعار اور دین کو مقدّم رکھنے والے عطا فرماتا رہے لیکن اس کا نقصان ایسا ہے جس نے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ وہ وقف کی روح کو سمجھنے والا اور اپنے عہد کو حقیقی رنگ میں نبھانے والا پیارا وجود تھا۔ اسے دیکھ کر مجھے حیرت ہوتی اور اب تک ہوتی ہے کہ اس دنیاوی ماحول میں پلنے والے بچے نے اپنے وقف کو سمجھا، اسے نبھایا اور پھر اسے انتہا تک پہنچا دیا۔ وہ بزرگوں کے واقعات کو پڑھتا تاکہ انہیں زندگی کا حصّہ بنائے۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا ایسا ادراک دین کا گہرا علم رکھنے والے بھی نہیں سمجھتے۔ اس نے خلافت سے وفا کی اور ایسی وفا کی کہ اپنے آخری الفاظ میں جبکہ وہ موت و حیات کی حالت میں تھا اسے خلیفہ وقت سے پیار اور وفا کا ہی خیال تھا۔ اپنے بچوں اور اپنی فیملی کا سب کو خیال آتا ہے لیکن ہر دفعہ بار بار اپنے بچوں سے فیملی سے پہلے یا ساتھ خلیفہ وقت سے پیار کے اظہار کا شاید ہی کسی کو خیال آتا ہو۔ شاید دو تین سال پہلے اس نے خلافت سے تعلق اور پیار کے اظہار پر مشتمل ایک نظم لکھی تھی۔ جو اس نے اپنے ایک دوست کو دی اور کہا کہ اپنے پاس رکھ لو اور کسی کو دکھانی نہیں ہے۔ اُس نظم کو شروع اس طرح کیا ہے کہ میں خلیفہ وقت سے سب سے زیادہ پیار کرتا ہوں اور ختم یوں کیا ہے کہ خلیفہ وقت سے مجھے جو پیار اور محبت ہے وہ انہیں کبھی پتا نہیں چلے گی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اے پیارے طالع! تمہارے ان آخری الفاظ سے پہلے بھی مجھے پتا تھا، تمہارے ہر عمل، ہر حرکت و سکون، تمہاری آنکھوں کی چمک اور چہرے کی ایک عجیب قسم کی رونق سے اُس محبت کا اظہار ہوتا تھا۔ مجھے شاید ہی کسی میں اس محبت کا اظہار نظر آتا ہو۔

اسے اپنے کام سے اگر لگاؤ تھا تو اس لیے تاکہ اس کے ذریعے اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کا دفاع کر سکے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تدفین کے وقت میرے دائیں طرف آکر کھڑا ہو گیا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ یہ کون کھڑا ہے۔ اس موقع پر اُس تیرہ سالہ لڑکے نے شاید یہ عہد کیا تھا کہ میں نے خلیفۂ وقت کا مددگار بننا ہے۔ اس نے تعلیم مکمل کی اور سالوں بعد اس عہد کو نبھایا اور خوب نبھایا اور شہید ہو کر بتا گیا کہ میں خلافت کا حقیقی مددگار ہوں۔

اے پیارے طالع! میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً تم نے اپنے وقف اور عہد کے اعلیٰ ترین معیاروں کو حاصل کر لیا۔ وہ خلیفۂ وقت کے الفاظ پر عمل کی کس کس طرح کوشش کرتا تھا اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ مربیان سے بعض میٹنگز میں میں نے کہا تھا کہ مربیان کو ایک گھنٹے کے قریب تہجد پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ عزیز طالع نے اس پر عمل کرنے کی کوشش شروع کر دی۔

وہ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کا فرد ہونے کی حیثیت سے افرادِ خاندان کے لیے بھی وفا اور اخلاص کا ایک نمونہ قائم کر گیا ہے۔ وہ واقفینِ زندگی کے لیے بھی حیرت انگیز نمونہ تھا۔ اس نے مالی تنگی یا الاؤنس تھوڑا ہونے کا کبھی شکوہ نہیں کیا۔ وہ خدا سے یہی دعا کرتا کہ اے اللہ! مجھے تنگی نہ دینا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ میں اس کی وفا کو تو کچھ حد تک جانتا تھا لیکن اس کی نیکی اور تقویٰ کے معیار بہت اونچے تھے۔

عامر سفیر صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ طالع بہت ساری صلاحیتوں کے مالک تھے۔ وہ کسی پراجیکٹ پر صفر سے کام شروع کرتے اور اسے قابلِ فخر چیز بنا دیتے۔ قدوس عارف صاحب صدر خدام الاحمدیہ یوکے کہتے ہیں کہ میرا بچپن سے اس کے ساتھ تعلق تھا۔ اس نے حضرت ملک غلام فرید صاحب کی شارٹ کمنٹری اور فائیو والیم کمینٹری بڑی تفصیل سے پڑھی ہوئی تھی۔ اہلیہ سطوت صاحبہ کہتی ہیں کہ آنحضور ﷺ سے اس قدر محبت تھی کہ آپؐ کے ذکر پر بچوں کی طرح روتا تھا۔ بیٹے طلال کو آنحضور ﷺ کی کہانیاں سناتا تو ہچکیاں لے کر روتا۔ بیٹا کرسچن سکول میں پڑھتا تھا تو اسے سکول لے جاتے ہوئے سورۂ اخلاص دہرواتا جاتا تھا۔ کبھی یہ خیال آتا کہ خلیفۂ وقت کو کوئی بات ناپسند گزری ہے تو تہجد میں بلک بلک کر اللہ تعالیٰ سے معافیاں مانگا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ پر بڑا غیر معمولی توکل تھا اور خدا تعالیٰ اس کی ضروریات پوری کرتا تھا۔

شہید کے والد لکھتے ہیں کہ الحمدللہ! خدا تعالیٰ نے ہمارے بیٹے کو شہادت کے لیے چُن لیا۔ اس کی روح رسول اللہ ﷺ کی محبت میں چودہ سو سال قبل کے مکّے اور مدینے کی گلیوں میں پھرتی تھی اور اس کا جسم پیکرِ عشق تھا۔ شہید مرحوم کی والدہ کہتی ہیں کہ بیٹے کے انتقال کے بعد مجھے اس بات کا زیادہ احساس ہوا ہے کہ اسے آپ سے کس قدر محبت تھی۔ مرحوم کی ہمشیرہ ندرت صاحبہ کہتی ہیں کہ طالع کا دین کا علم بہت وسیع تھا، احادیث کا گہرا مطالعہ تھا۔ عربی زبان اور اس کی گرائمر میں گرفت پیدا کرنے کی کوشش کرتا۔ اس نے تمام ذہنی صلاحیتوں کو خدا کا قرب اور جماعت کی خدمت کے لیے استعمال کیا۔ طالع نے شہادت سے متعلق خواب بھی دیکھی تھی کہ اس نے خدّام الاحمدیہ کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور جھنڈا اٹھائے ہوئے جنت میں داخل ہو رہا ہے اور ہر کوئی اسے اس کے سسر کے نام سے پکار رہا ہے کہ مرزا غلام قادر آ گیا۔ ان کی چھوٹی بہن کہتی ہیں کہ بہترین رول ماڈل تھے۔ دفتر آتے جاتے ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے درس القرآن سنتے رہتے۔ عابد وحید صاحب کہتے ہیں کہ اکثر میں نے دستاویزی فلموں کی تیاری کے دوران اسے اٹھارہ انیس گھنٹے کام کرتے دیکھا ہے۔ مرزا طلحہ احمد صاحب کہتے ہیں کہ طالع کو سکرپٹ رائیٹنگ اور story telling میں مہارت حاصل تھی۔ نسیم باجوہ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے بطور مبلغ اسے طفل کے طور پر دیکھا وہ وقت کا پابند، سنجیدہ، ذہین، دینی معلومات کا شوق رکھنے والا، فرماں بردار، مہمان نواز، ذکر الٰہی، بڑوں کا احترام اور غور و فکر کرنے والا تھا۔ مربی سلسلہ نوشیروان رشید صاحب کہتے ہیں کہ میں نے طالع بھائی کو تین سال کے عرصے میں باقاعدگی سے جمعرات کا روزہ رکھتے دیکھا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ طالع شہید نے آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی جسمانی اور روحانی آل ہونے کا حق ادا کر دیا۔ وہ آنحضور ﷺ کی آل میں سے تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے محرّم کے مہینے میں قربانی کے لیے چُنا۔ امید ہے اللہ تعالیٰ نے اسے آنحضرت ﷺ کے قدموں میں جگہ دی ہو گی۔ کسی نے خواب بھی دیکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک جگہ کھڑے ہیں اور طالع دوڑتا ہوا جا کر آپؐ سے چمٹ جاتا ہے؛ آنحضرت ﷺ بھی اسے چمٹا کر کہتے ہیں کہ آؤ میرے بیٹے خوش آمدید۔

حضورِ انور نے نمازِ جنازہ حاضر ادا کیے جانے کا ارشاد فرماتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کے بیوی بچوں کا حافظ و ناصر ہو، ماں باپ، بہن بھائیوں کو صبر اور حوصلہ دے۔ اس کے بہن بھائی اور اس کی اولاد اس کی نیکیوں کو جاری رکھنے والے ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔